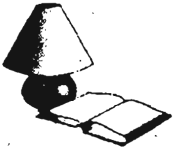

حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔

سید محمد ذوالکفل بخاری۔

سر محمد اقبال بنام مولانا سید سلیمان ندوی

مرتب : سید شفقت رضوی

ناشر : ادارہ تحقیقات افکار و تحریک ملی ۱/۹ علی گڑھ کالونی۔ کراچی

ضخامت: ۱۴۴ صفحات کتابت، طباعت: عمدہ قیمت: ۶۰ روپے

مرحوم آغا شورش کاشمیری نے کیا پتے کی بات کہی تھی کہ

"اقبال وہ شبلی نعمانی ہے جسے کوئی سلیمان ندوی نہ ملا"!

یہ واقعہ بھی ہے اور حادثہ بھی۔۔ کہ تاریخ کی اکثر عظیم شخصیات، مظلوم ہوتی ہیں۔ ہمارے ہاں اس ضمن میں جہاں اور بہت سے نام سامنے آتے ہیں وہیں علامہ اقبال مرحوم بھی اس المیے سے مستثنیٰ نہیں۔ اقبال پرستی کی ایک خاص فضا تیار کرکے یہاں اقبال فروشی کے کاروبار چمکائے گئے۔ اقبال کے افکار و آثار مسخ اور مجروح شکل میں اس دھڑلے سے اور اس تکرار سے عام کئے گئے کہ حقیقی اقبال کی بازیافت کار دشوار ہو گئی۔

اس پس منظر میں، پیش نظر کتاب کو لیجئے تو ہماری ملاقات اس مجموعہ مکاتیب میں اس اقبال سے ہوتی ہے جو دینی علوم و افکار کی طلب اور لادینی علوم و افکار کی تردید میں سراپا جستجو اور سراپا اضطراب ہے۔ وہ مولانا سلیمان ندوی کو "استاذ کل" اور علوم اسلامی کے جوئے شیر کا فرہاد" مان کر استفادہ کی نئی نئی راہیں دریافت کرتا اور ان پر سیر و سفر کرتا چلا جاتا ہے۔

اس مجموعہ میں شامل پہلا خط یکم نومبر ۱۹۱۶ء کو اور آخری خط ۷۔ اگست ۱۹۳۶ کو لکھا گیا ہے۔ بیس برس کے تعلق خاطر کے آئینہ دار یہ ۷۰ خطوط مولانا سلیمان ندوی رحمتہ اللہ علیہ کے کاغذات میں بالکل محفوظ پڑے رہے اور بالآخر ماہنامہ معارف" اعظم گڑھ میں یکجا شائع ہوئے۔ اب انہی خطوط کو نئے اہتمام اور حسن و خوبی کے ساتھ کراچی سے جناب ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری کی نگرانی میں کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔

ان خطوط کے مطالعے سے جہاں مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کی شخصیتوں کو سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے وہیں بے شمار لسانی، علمی، تہذیبی، سیاسی، تاریخی اور فقہی مسائل کی حقیقت کھلتی ہے۔ اس لئے ان مکاتیب کا صحیح لطف کسی مبصر کے توسط سے حاصل نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ مجموعہ بالاستیعاب مطالعے کا مقتضی ہے۔